20198 ۔ کراٹے کھیلنے کا حکم جس میں شرک اور جھکنا شامل ہے

سوال

میں ایک تعلیمی ادارے میں کنگ فو (کراٹے) سیکھ رہا ہوں، اور تقریبا چار برس سے اسی معلم سے سیکھ رہا ہوں، اور اب میں اس کے قریبی طلبا میں شامل ہونے لگا ہوں جنہیں اس نے باقی طلبا سے مخصوص کر رکھا ہے، تا کہ انہیں لڑائی کے زیادہ اسلوب سکھائے، اور اس نے مجھے بیماری اور اس کا چائنی علاج (یا کھیل کے معین اور مخصوص طریقے) سکھائے ہیں.
ٹرینگ سینٹر میں اس وقت میری حالت یہ حتمی تقاضا کرتی ہے کہ میں ٹرینگ سینٹر میں مزید افراد کو ٹرینگ کے لیے لاؤں، اور شخصی طور پر بھی میری نیت یہی ہے کہ میں ٹرینگ سینٹر میں مزید افراد لاؤں جو اپنا دفاع کرنا سیکھ سکیں، لیکن اس ٹرینگ سینٹر میں مشکل یہ ہے کہ وہ دو قسم کا شرک ۔ اکبر ۔ وقفہ وقفہ سے ہوتا ہے، چاہے ٹرینگ دینے والا معلم طالب کو اس پر مجبور نہیں کرتا جب تک کہ طالب علم خود اس میں رغبت نہ رکھتا ہو.
تو کیا اس ٹرینگ سینٹر میں لوگوں کو ٹرینگ کی غرض سے کہ وہ اس شرکیہ کام میں شریک ہوں حرام ہو گا، اور کیا اگر وہاں لائے جانے بچے ہوں تو بھی حکم ایک ہی ہو گا ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

مختلف قسم کی وہ ایکسر سائز کرنا اور کھیلیں جو شرعی حکم کے مخالف نہ ہوں اور اللہ تعالی کی عبادت کا مقصد پورا کرتی ہوں ان امور میں شامل ہوتی ہیں جن پر شریعت نے ابھارا ہے تا کہ جسمانی صحت اور بدنی قوت اور عقل کی سلامتی بحال رہے، اور اس کی مشروعیت پرکتاب و سنت کے دلائل ملتے ہیں، بلکہ اس پر ابھارا بھی گیا ہے.

لیکن بعض حالات میں یہ کھیل اور ورزش حرام ہو جاتی ہیں، اور حرمت اس کی ذاتی بنا پر نہیں، بلکہ اس لیے کہ اس کی بنا پر کچھ حرام امور سرانجام دیے جاتے ہیں، اور یہی چیز سائل کی ذکر کردہ چیز پر بھی منطبق ہوتی ہے.

شرعی مخالفت کے وقوع کی مثال یہ ہے کہ: غیر اللہ کے لیے جھکنا اور رکوع کرنا حرام ہے.

انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

" ايك شخص كہنے لگا: اے اللہ تعالى كے رسول صلى اللہ عليہ وسلم ہم ميں جب كوئى شخص اپنے دوست كو ملے تو كيا وہ اس كے ليے جھك جائے ؟

تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" نہيں "

تو وہ شخص كہنے لگا: تو وہ اس سے معانقہ كرے اور اس كا بوسہ لے؟

تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" نہيں "

تو وہ شخص كہنے لگا: تو كيا وہ اس سے مصافحہ كر لے ؟

رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" جى ہاں، اگر چاہے "

سنن ترمذى حديث نمبر (2728) ترمذى نے اسے حسن صحيح كہا ہے، سنن ابن ماجہ حديث نمبر (3702) علامہ البانى رحمہ اللہ نے السلسلۃ الاحاديث الصحيحۃ حديث نمبر (160) ميں اسے حسن قرار ديا ہے.

ابن تيميہ رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" سلام كے وقت جھكنا ممنوع كردہ افعال ميں شامل ہوتا ہے، جيسا كہ ترمذى شريف كى حديث ميں وارد ہے:

صحابہ كرام نے رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم سے دريافت كيا آيا جب كوئى شخص اپنے (مسلمان) بھائى كو ملے تو كيا وہ اس كے ليے جھك جائے ؟

تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" نہيں "

اور اس لیے بھی کہ رکوع اور سجود اللہ عزوجل کے علاوہ کسی کے لیے کرنا جائز نہیں "

دیکھیں: مجموع الفتاوی (1 / 377).

اگر آپ جانتے ہیں کہ جس شخص کو آپ اس ٹرینگ سنٹر میں شرکت کرنے کی دعوت دے رہے ہیں وہ کسی حرام یا شرك کی کوئی قسم کا مرتکب ہو گا تو آپ کے لیے ایسا کرنا جائز نہیں، چاہے وہ شخص بڑی عمر کا ہو یا بچہ ہو.

کیونکہ اس میں گناہ و معصیت میں معاونت ہوتی ہے، اور اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور تم نیکی و بھلائی کے کاموں میں ایك دوسرے کا تعاون کرتے رہو اور برائی و معصیت اور نافرمانی میں ایك دوسرے کاتعاون مت کرو المآئدۃ (2).

اللہ تعالی ہمیں اور آپ کو ایسے کام کرنے کی توفیق نصیب فرمائے جو اسے پسند ہیں، اور جن سے وہ راضی ہوتا ہے، اور اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل اور صحابہ کرام پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے.

واللہ اعلم .